ہفتہ وار رسالہ: 306
WEEKLY BOOKLET: 306

امیرِ اہلِ سنّت کا پہلا

حج

1980ء

صفحات 17

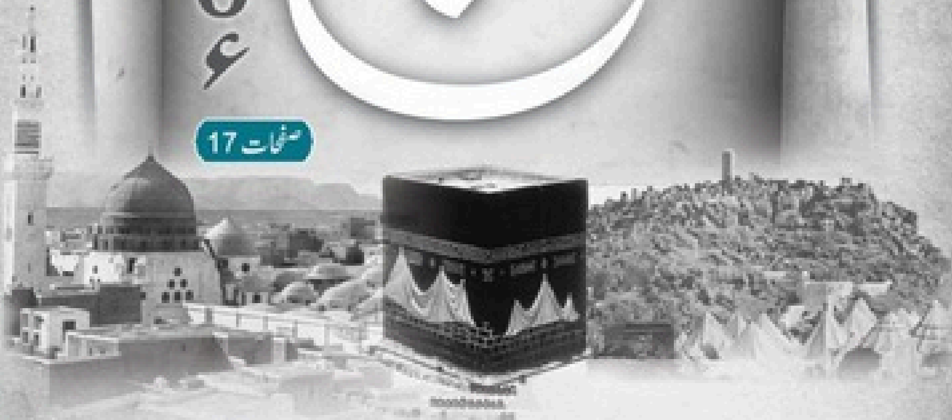

پیدل حج 06
میدانِ عرفات حاضری 07
شبِ قدر سے بھی افضل 09
امیرِ اہلِ سنّت اور نماز 15

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

پہلے یہ پڑھ لیجئے

عاشقِ مدینہ ، امیرِ اہلِ سنت حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کو 1400 ہجری مطابق 1980 میں پہلا حج ادا کرنے کی سعادت ملی۔ امیرِ اہلِ سنّت کے مکۂ مکرّمہ اور مدینۂ منوّرہ میں حاضری کے منفرد انداز اور دیگر معمولات، عمرہ اور ارکانِ حج کی ادائیگی کی کَیفیّات کے بیان میں عاشقانِ رسول بالخصوص حَرَمینِ طیبین (مکہ و مدینہ) جانے والوں کے لئے تربیت اور ذوق و شوق میں اضافے کا سامان ہے۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے اِس مبارک سفر کو "شعبہ ہفتہ وار رِسالہ" کی طرف سے تحریری طور پر پیش کیا جارہا ہے۔ اِس کی پہلی قسط "امیرِ اہلِ سنّت کا پہلا سفرِ مدینہ"، دوسری قسط "امیرِ اہلِ سنّت کے سفرِ مدینہ کے واقعات" کے نام سے پیش کی جاچکی ہے، اب تیسری قسط "امیرِ اہلِ سنّت کا پہلا حج (1980)" آپ کے سامنے ہے۔

آج سے کم و بیش 44 سال پہلے 1980 میں آڈیو، ویڈیو ریکارڈنگ یا لکھنے کا باقاعدہ سلسلہ نہ تھا کہ سفرِ حج کے تفصیلی حالات محفوظ کئے جاسکتے۔ اس رسالے میں شامل معلومات و واقعات کے لئے زیادہ مدد "مدنی مذاکرے" اور مدنی چینل کے دیگر سلسلوں سے لی گئی ہے کیونکہ کئی سوالات کے جواب میں یا ضِمنی طور پر امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے پہلے سفرِ حج کے کچھ نہ کچھ اَحوال خود بیان فرمائے، اس کے علاوہ دیگر ذرائع سے بھی معلومات حاصل کی گئیں، یوں حَتَّی الْمَقْدُور (یعنی طاقت کے مطابق) کوشش کرکے دُرست معلومات پر مشتمل یہ رسالہ ضروری ترمیم و اضافے کے بعد تیار کیا گیا ہے۔ ان شاءَ اللہُ الکریم اِس مبارک سفر کی چوتھی قسط "امیرِ اہلِ سنّت کی مدینۂ پاک سے جُدائی" جلد پیش کرنے کی کوشش ہے۔ ہر ہفتے دعوتِ اسلامی کے سوشل میڈیا اور خصوصاً مدنی مذاکرے میں مدنی چینل پر جس رسالے کو پڑھنے کا اعلان کیا جاتا ہے اسے ضرور پڑھ یا سن لیا کیجئے۔ اللہ پاک ہم سب کو حج و عمرہ کی سعادت عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

ابو محمد طاہر عطاری مَدَنی عُفِیَ عنہٗ

(شعبہ: ہفتہ وار رسالہ، المدینۃ العلمیہ)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

امیرِ اہلِ سنّت کا پہلا حج 1980

دُعائے خلیفۂ امیرِاہلِ سنّت: یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت کا پہلا حج“ پڑھ یا سُن لے اُسے بار بار حج و زیارتِ مدینہ سے نواز کر بِلا حساب و کتاب جنّت الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

دُرودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: فرض حج کرو، بے شک اِس کا اجر بیس غَزوات میں شرکت کرنے سے زیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اِس کے برابر ہے۔
(فردوس الاخبار، 1/ 339، حدیث:2484)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

مُرشد کی اطاعت

اَشْہُرِ حج (یعنی حج کے مہینے) کے بابرکت ایّام آ پہنچے، حج و زیارتِ مدینہ کے شوق میں حُجّاجِ کِرام کے قافلے حِجازِ مُقدّس (یعنی عرب شریف) کی طرف رَواں دَواں ہوئے۔ یہ پُرکیف و ذوق اَفزا ہوا چلتے ہی عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کے دل میں حج کا شوق بڑھنے لگا لیکن مجبوری یہ تھی کہ آپ عُمرے کے ویزے پر حَرَمَیْن شَرِیْفَیْن حاضر ہوئے تھے، آپ کی خوش نصیبی کہ انتظامیہ کی طرف سے اعلان ہوا کہ حج کے اخراجات جمع کروانے والا حج کر سکتا ہے۔ اُن

www.dawateislami.net

دِنوں حج کے اخراجات سوا چار سو(425)یا پانچ سو(500)ریال تھے۔ بعض کہنے والوں نے کہا: کوئی پوچھتا نہیں ہے، مکّے چلتے ہیں، حج کرلیں گے رقم دینے کی کیا ضرورت ؟ مگر عاشقِ مدینہ نہایت حَسّاس تھے، آپ نے اپنے پیر و مرشد سَیِّدی قطبِ مدینہ مولانا ضیاءُ الدِّین احمد مَدَنی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں یہ بات عرض کی تو پیر و مرشِد نے فرمایا: ”قانونی حج کرو!“ مریدِ کامل نے پیرِ کامل کے فرمان پر لَبَّیْك کہتے ہوئے اپنا پاسپورٹ ایک دوست کے ذریعے ایجنٹ کو جمع کروادیا، ایجنٹ نے پاسپورٹ حج ویزے کے لئے جدّہ شریف بھجوادیا، جب کئی دن گزر جانے کے بعد بھی پاسپورٹ واپس نہ آیا تو آپ کی بے قراری بڑھنے لگی، کیونکہ موسمِ حج شروع ہوچکا اور حُجّاجِ کرام کے قافلے جوق دَر جوق عرب شریف پہنچنے شروع ہوگئے تھے۔ گویا کچھ ایسی کیفیت تھی۔۔۔

عَرَفات اور مُزْدَلفہ اور مِنٰی چلوں حج کرلوں حَق سے اِذْن دلا دیجئے حُضُور

اسی دوران امیرِ اہلِ سنّت کو ”مدینۂ پاک“ میں ایک مقام پر کراچی کے ایک عالِم صاحب حضرت مولانا جمیل احمد نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ ملے۔[1] آپ نے عاشقِ مدینہ کی یہ پریشانی دیکھ کر فرمایا: ”مجھے مدینے کی گلیوں میں ایک بزرگ نے اِس وَظیفے کی اِجازت دی تھی: ”قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَنْتَ وَسِیْلَتِیْ اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ“[2] میں بھی مدینے کی گلیوں میں اِس وظیفے کی آپ کو اِجازت دیتا ہوں، مُراد پوری ہونے کے لیے یہ وَظیفہ بہت اچھا ہے۔“ عاشقِ مدینہ نے چند ہی بار یہ وَظیفہ پڑھا تھا کہ پاسپورٹ پر ویزہ لگ کر آگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یوں امیرِ اہلِ سنّت کے پہلے حج کے اسباب مکمل ہوئے۔

1... حضور سیدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِنہیں اپنی خلافت سے بھی نوازا تھا۔

2... ”اَغِثْنِیْ“ کی جگہ ”اَدْرِکْنِیْ“ بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

www.dawateislami.net

مل گئی کیسی سعادت مل گئی مجھ کو اب حج کی اجازت مل گئی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ساداتِ کرام کے ساتھ حج کیلئے روانگی

مدینۂ پاک میں قیام کے دوران آپ کی کئی عاشقانِ رسول سے ملاقات رہی اور آپ کی ملنساری اور خوش اخلاقی کی وجہ سے بعض حضرات سے دوستی بھی ہوگئی، اسی حلقۂ احباب میں سے چند ساداتِ کرام آپ سے بڑی محبت کرتے تھے اُن کا بھی عزمِ حج (یعنی حج کا ارادہ) بنا تو آپ کو اپنے ساتھ چلنے کی آفر کی، عاشقِ مدینہ نے ہامی بھرلی۔ اللہ پاک کے فضل و کرم سے یوں چند افراد پر مشتمل یہ مختصر سا قافلہ اِحرام باندھ کر ”حجِ قِران“[1] کی نیّت کر کے مدینۂ پاک سے مکّۂ مُکَرَّمہ کی جانب روانہ ہوا۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں امیرِ اہلِ سنّت ”وسائلِ بخشش“ میں عرض کرتے ہیں:

جس جگہ آٹھوں پَہَر اَنوار کی ہیں بارِشیں ایسی نورانی فضاؤں میں بلایا شکریہ

اے اللہ پاک! میں حاضر ہوں

حج کے لئے آنے والے حُجّاجِ کرام کی کثرت کے سبب بَلَدُ الْاَمین (یعنی مکہ پاک) کی رونقیں عُروج پر تھیں۔ عاشقِ مدینہ نے طواف و سعی کی سعادت حاصل کر کے عمرہ شریف مکمل کیا۔ حجِ قِران کرنے والے کو طوافِ قُدُوم[2] کرنا ہوتا ہے آپ نے وہ بھی کر لیا۔ اس کے بعد آپ حضرتِ امام زینُ العابِدین رحمۃُ اللہِ علیہ کے اس واقعے کے تصوّر میں کھو گئے کہ

1 ...یہ حج کی سب سے افضل قسم ہے۔ (تفصیلی معلومات کے لئے بہارِ شریعت، حصہ 6 اور رفیق الحرمین پڑھئے۔)

2 ...مِیقات کے باہر سے آنے والا مکۂ مُعظّمہ میں حاضر ہو کر سب میں پہلا جو طواف کرے اُسے طوافِ قدوم کہتے ہیں۔ ”قِران“ کرنے والوں کے لئے یہ سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/1050، حصہ:6)

www.dawateislami.net

جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِحرام باندھا تو ’’لَبَّیْك‘‘ نہ پڑھی۔ عرض کی گئی: یاسیدی! لَبَّیْك؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہیں جواب میں ’’لَا لَبَّیْكَ‘‘ نہ کہہ دیا جائے۔ عرض کی گئی ’’حضور! احرام باندھ کر لَبَّیْك کہنا ضروری ہے۔‘‘ جو نہی آپ نے لَبَّیْك پڑھی تو بیہوش ہو کر زمین پر تشریف لے آئے کہ یہ کس عظمت والی بارگاہِ بے نیاز میں حاضری کا دعویٰ کر رہا ہوں۔ سارے راستے امام زین العابدین رحمۃُ اللہِ علیہ کی یہی کیفیت مبارک رہی کہ جب بھی لَبَّیْك پڑھتے بے ہوش ہو جاتے۔ (تہذیب التہذیب، 5/670) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

(عاشقِ مدینہ سوچنے لگے) آہ! میں تو یو نہی بِلا تَکَلُّف ’’لَبَّیْك‘‘ پڑھ آیا۔ کیا اِس کے معنیٰ پر بھی نظر کی؟ لَبَّیْك ’’میں حاضر ہوں‘‘ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك ’’اے اللہ میں حاضر ہوں‘‘ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْك ’’بے شک تیرے لیے ہی خوبی، نعمت اور بادشاہت ہے‘‘ لَا شَرِیْكَ لَك ’’تیرا کوئی شریک نہیں۔‘‘ نہ بدن پر کپکپی طاری ہوئی، نہ جسم میں جُھرجُھری آئی اور نہ ہی یہ احساس ہوا کہ کیا کہہ رہا ہوں۔

جو ہیبت سے رُکے مُجرم تو رحمت نے کہا بڑھ کر　　چلے آؤ چلے آؤ یہ گھر رَحمٰن کا گھر ہے

زندگی میں پہلی بار حجرِ اَسود کا بوسہ

عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت نے اِسی حج (1980ء) میں پہلی بار ’’حجرِ اَسود‘‘ کو بوسہ دیا (یعنی چوما) اور مقامِ ابراہیم پر موجود اُس مبارک پتھر کی بھی زیارت کی، جس پر کھڑے ہو کر حضرتِ ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السّلام نے کعبے شریف کی تعمیر کی تھی۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/277)

www.dawateislami.net

پیدل حج

اس سفر کے وقت عاشقِ مدینہ کی عمر تقریباً 30 سال تھی۔ آپ نے اپنے رُفقا کے ساتھ "پیدل حج" کا ارادہ کیا پھر مکۂ پاک سے مِنیٰ شریف، وہاں سے عرفات اور وہاں سے مُزدَلِفہ شریف تک کا سفر پیدل کیا۔

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جو مکّے سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکّے واپس آئے اُس کے لیے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم شریف کی نیکیوں کے مِثل لکھی جائیں گی۔ عرض کیا گیا: حرم کی نیکیوں کی کیا مقدار ہے؟ فرمایا: ہر نیکی لاکھ نیکی ہے۔ (مستدرک للحاکم، 2/114، حدیث: 1735)

حضرتِ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ یہ حدیثِ پاک لکھنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: اس حساب سے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ہوئیں۔ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ (یعنی اور اللہ پاک بڑے فضل والا ہے)۔ (بہارِ شریعت، 1/1032، حصہ: 6 بتصرف قلیل)

حُجّۃُ الْاِسلام امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر ہو سکے تو پیدل حج کرے کہ افضل ہے۔ (احیاء العلوم، 1/391)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عاشقِ مدینہ کی رفیقِ سفر کتاب

عاشقِ مدینہ کے سفرِ حج کی بھی کیا خوب بات ہے! اس مبارک سفر میں جو شاندار اور عظیم کتاب رفیقِ سفر تھی وہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی احکامِ حج پر مشتمل "اَنْوَارُالْبِشَارَۃِ فِیْ مَسَائِلِ الْحَجِّ وَالزِّیَارَۃِ" تھی[1]۔ مدینۂ منورہ کی طرح عاشقِ مدینہ

[1] ... امیرِ اہلِ سنّت نے "انوار البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ" اور "بہارِ شریعت" وغیرہ کی مدد سے نیز موجودہ دَور

www.dawateislami.net

مکّۂ مکرّمہ میں بھی ننگے پاؤں رہے۔

میں مکّے میں پھر آگیا یاالٰہی
کرم کا ترے شکریہ یاالٰہی

چلو چلو مِنٰی چلو

8 ذُوالحِجّہ شریف کا دن آیا تو حاجیوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر گویا "چلو چلو مِنٰی چلو" کی صدائیں لگاتا سُوئے مِنٰی روانہ ہوا۔ مِنٰی شریف میں عاشقِ مدینہ کے قافلے والوں نے ایک پہاڑ پر چڑھ کر خیمہ گاڑا۔ ضرورت کا سامان اناج وغیرہ بھی ساتھ تھا۔ اس حج میں امیرِ اہلِ سنّت پر کئی امتحان آئے مگر آپ "رِضائے مَولیٰ اَز ہَمہ اَولیٰ" یعنی اللہ پاک کی مرضی سب سے بہتر ہے۔" کے مِصداق ثابت قدم رہے۔ پہلا امتحان یہ ہوا کہ پہاڑ پر چڑھنے اُترنے کی وجہ سے آپ کی کمر میں جھٹکا آگیا۔ جس کی وجہ سے تکلیف شروع ہوگئی۔ آپ ایک رفیق (دوست) کے ساتھ مُسْتَشْفیٰ (Hospital) تشریف لے گئے، چیک اَپ کرواکر واپس آئے تو امتحان پر امتحان یہ ہوا کہ اپنے خیمے کا مقام یاد نہ رہا اور آپ اپنے خیمے تک نہ پہنچ سکے۔ یوں امیرِ اہلِ سنّت پہلے ہی دن اپنے قافلے سے بچھڑ گئے۔

میدانِ عَرَفات حاضری

9 ذوالحِجّہ شریف یومِ عَرَفہ آیا تو لاکھوں لاکھ ضُیُوفُ الرَّحمٰن (یعنی اللہ پاک کے مہمان) حُجّاجِ کرام میدانِ عَرَفات جانے کی تیاریوں میں تھے۔ حج کا سب سے بڑا رُکن "وُقوفِ عرفہ" ہے۔ جو حالتِ احرام میں 9 ذُوالحِجَّہ کو دوپہر ڈھلنے (یعنی نمازِ ظہر کا وَقت شروع ہونے) سے لے

کے کئی اہم مسائل کو اپنے تجربات کی روشنی میں جمع کرکے دو جامع کتابیں بنام "رَفیقُ الحَرَمین" اور "رَفیقُ المعتمرین" لکھی ہے۔ حج و عمرے کے سفر پر یہ کتاب پاس ہونا بہت ضروری ہے۔ زہے نصیب! "عاشقانِ رسول کی 130 حکایات" کتاب کا مطالعہ بھی رہے تو کَیف و سُرور میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ تجربہ شرط ہے۔

کر دسویں کی صبحِ صادِق کے دَرمیان ایک لمحے کے لئے بھی اس میدان میں داخل ہو گیا وہ حاجی بن گیا۔عاشقِ مدینہ اپنے اُسی رفیق کے ساتھ مِنٰی شریف سے تقریباً گیارہ کلو میٹر دُور پیدل میدانِ عرفات کی جانب بڑھنا شروع ہوئے۔بالآخر عرفات کا وہ عظیمُ الشّان اور مبارک میدان آگیا جہاں اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں حج کے موقع پر تشریف لائے اور جَبَلِ رحمت کے پاس خطبہ ارشاد فرمایا۔ ہر سال یومِ عرفہ میں دو انبیائے کرام حضرتِ خِضْر و الیاس علیہما السّلام بھی اس بابرکت میدان میں تشریف فرما ہوتے ہیں۔ عرفات میں امیرِ اہلِ سنّت کہیں سے گزر رہے تھے کہ ایک خیمے والے نے آپ سے عرض کی: حضرت! دُعا کروادیں۔ وہاں آپ نے بارگاہِ الٰہی میں رِقّت و سوز کے ساتھ اشک باری کرتے (یعنی آنسو بہاتے) ہوئے اپنے مخصوص انداز میں دُعا کروائی۔

مُزدَلِفہ کی رات

ایک دن میں مِنٰی شریف سے عرفات اور عرفات شریف سے مُزدَلِفہ کا سفر اور مختلف عبادات وغیرہ کے سبب حُجّاجِ کرام اس رات بہت زیادہ تھک جاتے ہیں گویا تھکن بھی تھک گئی ہو۔ امیرِ اہلِ سنّت میدانِ عرفات کی حاضری کے بعد وقوفِ مزدلفہ کے لئے روانہ ہوئے تو راستے میں مریض، معذور، تھکے ماندے حُجّاجِ کرام کو دوسروں کے کندھوں پر سوار ہو کر جاتے دیکھا۔ سارے رستے پیدل چل چل کر آپ کے پاؤں میں وَرم آگیا، حُجّاجِ کرام سے بھری گاڑیاں اس طرح دوڑی چلی جارہی تھیں کہ روکے نہ رکتیں۔ آپ تھکن سے نڈھال تھے کہ اللہ پاک کی رحمت اور غیبی مدد ہوئی کہ آپ کے پاس ایک کار

www.dawateislami.net

آکر رُکی، اُس میں اُردو بولنے والے چند افراد تھے اُنہوں نے آفر کی: ہم مزدلفہ جارہے ہیں، آپ بیٹھ جائیں ہم آپ کو وہاں چھوڑ دیں گے۔ آپ نے گویا دل ہی دل میں اس نعمتِ الٰہی کا شکر ادا کیا اور گاڑی میں بیٹھ گئے اللہ پاک کے ان نیک بندوں نے آپ کو مزدلفہ شریف میں پہنچا دیا۔

طواف و سعی گرچہ تم کو تھکا دیں　　کیئے جانا صَبْر اَجْر اِس میں بڑا ہے
مِنٰی اور عَرفات میں بھیڑ ہو گی　　کیئے جانا صَبر اَجر اِس میں بڑا ہے

شبِ قدر سے بھی افضل

بعض علمائے کرام کے نزدیک مزدلفہ کی رات حاجی کے لئے ”شبِ قدر“ سے بھی افضل ہے۔ مزدلفہ کے میدان سے شیطان کو مارنے کے لیے کنکریاں لینا بہتر ہے۔(1) امیرِ اہلِ سنّت رات گزار کر وقوفِ مزدلفہ کے بعد رمیِ جَمَرات (یعنی شیطان کو کنکریاں مارنے) کے لئے مِنٰی تشریف لے گئے۔

ایک شخص کی جان بچائی

وقوفِ مزدلفہ کے بعد حجاجِ کرام کے ریلے رمیِ جَمَرات کے لئے روانہ ہورہے تھے۔ اُن دِنوں حج کے دوران شیطان کو کنکریاں مارنے والے مقام پر بہت زیادہ رش وغیرہ کے سبب حادثات ہو جاتے تھے، کئی حجاج کچلے جانے کے سبب فوت ہو جاتے۔ اُس سال بھی ایسا ہی کچھ ہوا۔ ایک مقام پر لاشوں کے ڈھیر دیکھ کر آپ کو بڑی حیرانی ہوئی پھر پتا چلا کہ یہ ایک ڈھیر نہیں بلکہ مختلف جگہوں پر اس طرح لاشیں اکٹھی کی جاتی ہیں۔ آپ آگے بڑھتے رہے، اچانک آپ کی نظر ایک شخص پر پڑی جو ہجوم میں گِر گیا، قریب تھا کہ وہ کچلا جاتا،

(1)... کنکریاں چننے نیز رمیِ جمرات کے طریقے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی کتاب رفیق الحرمین صفحہ 183 تا 191 پڑھئے۔

www.dawateislami.net

امیرِ اہلِ سنّت سے رَہانہ گیا آپ نے جُھک کر دونوں ہاتھوں سے اُٹھا کر اُسے کھڑا کر دیا اگرچہ ایسے رَش کے مواقع پر زمین پر جُھکنے یا زمین سے چیز اُٹھانے میں سخت اندیشہ ہوتا ہے کہ پیچھے آنے والا ریلہ گرا دے اور پھر اوپر چڑھتا، کچلتا گزر جائے لیکن آپ سے آنکھوں کے سامنے کسی مسلمان کے گرنے دَبنے کا منظر دیکھا نہ گیا۔ آپ کے دوست نے آپ سے کہا: الیاس! یہ کیا کیا؟ تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: ”اُس کے دِل سے پوچھو۔“ گویا جس کی جان بچ گئی اُس سے پوچھو کہ وہ کس قدر خوش ہوگا۔

جَمرات پر کنکریاں مارتے وقت یہ تصور کیجئے

پہلے دن چونکہ بڑے شیطان کو کنکریاں ماری جاتی ہیں، امیرِ اہلِ سنّت نے بھی کنکریاں ماریں۔ آپ فرماتے ہیں: شیطان کو کنکریاں مارتے وقت یہ تصور کرنا چاہئے کہ جو شیطان (یعنی ہمزاد) مجھ پر مُسَلَّط ہے میں اُسے مار رہا ہوں۔

حج کی قربانی

پھر آپ اپنے رفیق کے ساتھ جانور خرید کر قربانی کے لیے قربان گاہ تشریف لے گئے، وہاں لوگ قربانی کے لیے چُھریاں بیچ رہے تھے، آپ نے ایک چُھری خرید کر اپنا اور اپنے رفیق کا جانور اپنے ہاتھوں سے ذبح کیا، دیکھا دیکھی دیگر حاجی صاحبان بھی آنے لگے کہ ہمارا جانور ذبح کر دیجئے۔ آپ نے خیر خواہی و ہمدردی کرتے ہوئے بِلا معاوضہ (Free of Charge) آٹھ جانور ذبح کیے۔

ایک بار پھر غیبی مدد

قربانی سے فارغ ہوئے تو احرام پر خون کی کچھ چھینٹیں تھیں۔ اس موقع پر آپ کا یہ

www.dawateislami.net

دوست بھی بچھڑ گیا اور آپ اکیلے رہ گئے۔ دوپہر کا وقت ہوچکا تھا، امیرِ اہلِ سنّت کو نمازِ ظہر ادا کرنی تھی اور بدن پر موجود خون آلود احرام کے علاوہ کوئی لباس نہیں تھا جسے پہن کر نماز ادا کی جاسکے۔ بھوک اور پیاس کے عالم میں اکیلے چلتے چلتے امیرِ اہلِ سنّت وادیِ مِنٰی کے راستوں میں انتظامیہ کی طرف سے ڈیوٹی پر مقرر عربی لوگوں سے پوچھتے: ”فَیْنْ سُوْقُ الْعَرَبْ“ [1] یعنی سُوق العرب (ایک مقام کا نام) کہاں ہے؟ کوئی فَوق یعنی اوپر کی طرف کہتا اور کوئی تَحْت یعنی نیچے جانے کا بتاتا۔ بعد میں پتا چلا کہ یہ حضرات عرب شریف کے اطراف گاؤں وغیرہ سے خاص طور پر ایامِ حج میں ڈیوٹی کرنے آتے ہیں ہوسکتا ہے انہیں بھی اتنا زیادہ راستوں کا علم نہ ہوتا ہو۔ آپ نے ایک گاڑی والے عربی شخص سے سلام کرکے اپنے انداز میں بات کی کہ میں اپنے قافلے سے بچھڑ گیا ہوں، مجھے ”سُوْقُ الْعَرَبْ“ جانا ہے۔ اس بھلے شخص نے آپ کو اپنی گاڑی میں بٹھایا اور چل پڑا، راستے میں اُس نے آپ کو کھانے کے لئے ایک سیب بھی پیش کیا۔ راستے میں بہت رش تھا، دور تک لوگوں کے سر ہی سر نظر آرہے تھے، گاڑی گویا رینگتی ہوئی چلی جارہی ہے۔ جیسے تیسے کرکے ”سُوْقُ الْعَرَبْ“ پہنچے تو ڈرائیور نے کہا: ”هٰذَا سُوْقُ الْعَرَبْ“ یعنی یہ سُوقُ العرب ہے۔ آپ گاڑی سے اُتر کر ایک بار پھر نامعلوم منزل کی جانب چلنے لگے۔ آپ کو ایک مُعَلِّم کا نام یاد آیا۔ بس پھر کیا تھا، پوچھتے پوچھتے اُس کے خیمے کی طرف بڑھے کیونکہ کھارادر، میٹھادر وغیرہ کے میمن حجاجِ کرام اس کے خیمے میں ہوتے تھے۔ وہاں پہنچے تو آپ کو شہید مسجد کے اپنے ایک مقتدی مرحوم حاجی علی بَرَکاتی (رنگیلا) ملے جو پکے عاشقِ رسول اور بَرَکاتیہ سلسلے میں تاج المشائخ حضرتِ سید محمد

---

1 ... عربی میں اَیْنَ کا معنٰی ہے ”کہاں“۔ عرب شریف وغیرہ میں عوام اَیْنَ کو فین بولتی ہے اس لئے آپ نے یہ فرمایا۔

www.dawateislami.net

میاں مارِہرَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مرید تھے، آپ نے انہیں بتایا کہ میں اپنے قافلے سے بچھڑ گیا ہوں۔ مجھے ظہر کی نماز پڑھنی ہے اور میرے کپڑے خون والے ہیں، پانی کا بندوبست ہو جائے، انہوں نے پانی کا جالون (یعنی گیلن) لاکر آپ کو دے دیا۔ حُسنِ اتفاق کہ امیرِ اہلِ سنّت کے مرحوم بھائی عبدُ الغنی کے بیٹے اور آپ کے بھتیجے ”حاجی انور عُرف حاجی پے[1]“ بھی حج پر آئے ہوئے تھے، وہاں وہ بھی آپ کو مل گئے، آپ ان سے گفتگو فرما ہی رہے تھے کہ ”آگ! آگ!“ کا شور بلند ہوا اور آگ کے شُعلے نظر آنے لگے۔[2]

چاروں طرف آگ

آپ کے وہ دوست جنہوں نے پانی کی بوتل لاکر دی تھی، فوراً اپنے سامان کی طرف یہ کہتے ہوئے دوڑے کہ میں اپنے پیسوں کا بیلٹ لے لوں۔ امیرِ اہلِ سنّت نے فرمایا: میری دولت تو یہ پانی کی بوتل ہے اور مجھے نمازِ ظہر پڑھنی ہے۔ اس افراتفری کے ماحول میں بھی آپ گھبرائے نہیں، جب خیمے سے باہر آئے تو دیکھا کہ آگ کے شُعلے آسمان سے باتیں کر رہے ہیں اور عوام بدحواسی کے عالَم میں دوڑ رہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں ہیلی کاپٹرز آگئے جن

1 ... میمنی میں ”پے“ والد کو کہتے ہیں۔ امیرِ اہلِ سنّت کے والدِ محترم حاجی عبدُ الرحمٰن رحمۃُ اللہِ علیہ کے نام پر امیرِ اہلِ سنّت کے بھائی عبدُ الغنی صاحب نے اپنے بیٹے کا نام عبدُ الرحمٰن رکھا تھا انہیں پیار سے ”حاجی پے“ کہہ کر پکارا جاتا تھا۔

2 ... پہلے حج کے موقع پر مِنٰی شریف میں تقریباً ہر سال آگ لگتی تھی کیونکہ حاجی صاحبان چولہے لے کر جاتے تھے۔ پھر وہاں انتظامیہ نے چولہے لے جانے پر پابندی لگادی تو بعض لوگ چھپا کر لے جاتے تھے۔ اگر پولیس والے دیکھ لیتے تو چولہا توڑ دیا کرتے تھے۔ سزا نہ ہونے کے سبب لوگ یہ سوچ کر چولہا لے جاتے کہ اگر پکڑے بھی گئے تو صرف چولہا ہی ٹوٹے گا۔ یوں آگ لگنے کا سلسلہ بند نہ ہوا اور جب بھی آگ لگتی تو لاشوں کے ڈھیر لگ جاتے پھر یہ حل نکالا کہ مِنٰی شریف میں Fire Proof یعنی آگ سے محفوظ رہنے والے خیمے لگادیئے گئے۔ اَلحمدُ للہ! اس اعتبار سے اب حج کے انتظامات پہلے کے مقابلے میں کافی بہتر ہیں جس کی وجہ سے بہت آسانی ہوگئی ہے۔

www.dawateislami.net

سے آگ پر قابو پانے کے لئے پانی پھینکا جارہا تھا۔ امیرِ اہلِ سنّت نے اپنے طور پر عوام کو دوڑنے اور بھگدڑ وغیرہ سے بچنے کی احتیاطیں بتانے کی کوشش کی کہ آگ بہت دور ہے تمہارے پیچھے نہیں دوڑ رہی مگر اس ہجوم میں کون سُنے، کون رُکے![1]

نماز کی فکر

لوگ جان بچانے کی کوششوں میں مختلف سمت دوڑ رہے تھے جبکہ امیرِ اہلِ سنّت اس سخت آزمائش کی حالت میں بھی نماز کی ادائیگی کی فکر میں مصروف تھے، آپ نے ایک خیمے والے سے فرمایا: قربانی کے خون کے سبب میرا احرام ناپاک ہوگیا ہے تھوڑی جگہ دے دیجئے تاکہ میں پانی سے بدن وغیرہ پاک کر کے نماز ادا کرلوں، یہ سُن کر ایک بے باک شخص بولا: مولانا! "ہمارے بھی کپڑوں پر خون لگا ہوا ہے ہم نے بھی ایسے ہی نماز پڑھی ہے دل تو پاک ہے"، مَعاذَ اللہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ بہت سخت جملہ ہے، اِس جملے میں کفریہ پہلو نکلتا ہے۔ کیونکہ نماز کے لیے طہارت شرط ہے اور ذبح کے وقت نکلنے والا خون ناپاک ہوتا ہے۔ اُس بدنصیب نے گویا نماز کی شرط کا انکار کردیا کہ دل تو پاک ہے نا؟ ایسے شخص کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس بات سے توبہ کر کے کلمہ پڑھے اور نئے سرے سے نکاح بھی کرے، بہر حال امیرِ اہلِ سنّت وہاں سے باہر wash rooms کی طرف آگئے، بس آپ کو ایک ہی فکر تھی کہ میری نماز نہ نکل جائے، یہاں دوبارہ مرحوم حاجی علی بَرَکاتی (رنگیلا) مل گئے،

---

1 ... خدانخواستہ جب کبھی بھگدڑ وغیرہ کی آزمائش میں پھنس جائیں تو لوگوں کی دیکھا دیکھی بھاگنے کی بجائے اپنے آپ کو کسی دیوار یا ستون وغیرہ کی آڑ میں لے لیں تاکہ اندھا دُھند بھاگنے والا ریلہ گزر جائے، ورنہ آپ اُن کی اِسپیڈ سے بھاگ نہ سکنے یا کسی بھی وجہ سے گر کر ان کے قدموں تلے کچلے جاسکتے ہیں۔

www.dawateislami.net

آپ نے اِنہیں فرمایا: آپ تو نماز پڑھ چکے ہیں، مجھے اپنا احرام دے دیں اور میرا احرام آپ پہن لیں، آپ نے پانی کی دو بوتلوں سے بدن پر لگے خون کو صاف کیا اور مزید پانی کی دو بوتلیں خرید کر وضو کرکے اَلحمدُلِلّٰہ وقت کے اندر ہی نمازِ ظہر ادا فرمالی۔

ہر عبادت سے برتر عبادت نماز ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نماز

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حلق اور طوافِ زیارت

حَلق شریف کے بعد مکۂ پاک حاضر ہو کر حج کے دوسرے اہم ترین رُکن "طوافِ زیارت" کی سعادت پائی اور یوں ارکانِ حج مکمل ہوئے مگر ابھی گیارہویں اور بارہویں کی رَمی باقی تھی۔ آپ دوبارہ مِنٰی شریف میں آگئے۔ مِنٰی شریف میں جس مقام پر آگ لگی تھی وہیں آپ کے بچھڑے دوست مل گئے۔ خیمے کی سہولت نہیں تھی۔ امیرِ اہلِ سنّت اُن دنوں کراچی کے علاقے کھارادر کی نور مسجد میں امامت فرماتے تھے۔ راستے میں نور مسجد کے قریب رہنے والے ایک حاجی صاحب مل گئے، انہوں نے آپ کو اپنے پاس رُکنے کی آفر کی جو آپ نے قبول کرلی۔ آپ اپنے جاننے والے کو فجر کی نماز کے لئے جگانے کی تاکید کرکے آرام فرمانے کے لئے لیٹ گئے۔ لیکن کئی دِنوں کی تھکن کے باوجود فجر کے وقت کسی کے اُٹھائے بغیر ہی آپ کی آنکھ کُھل گئی اور آپ نے نمازِ فجر ادا کرلی۔ اُن دِنوں پانی کی سخت قلّت (یعنی کمی) ہوتی تھی۔ وضو خانوں پر کافی رش ہوتا۔ کئی بار پانی خرید کر گزارا کرنا پڑتا۔ دوسری رات آپ کو نمازِ فجر کی ادائیگی کے لئے پانی کی کمی کے اندیشے اور فجر میں تھکن کی وجہ سے آنکھ نہ کھلنے کی تشویش کے سبب نیند نہیں آرہی تھی۔ آپ نے ایک بوتل میں پانی بھرا اور وہ بوتل ایک سُتون (PILLAR) کے پیچھے چھپا دی اور خود

www.dawateislami.net

ستون سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے، بیٹھے بیٹھے نیند آگئی۔ نمازِ فجر کے وقت آنکھ کُھلی تو نیند کی حالت میں پانی کی بوتل کی جانب ہاتھ بڑھایا تو یہ کیا! پانی کی بوتل غائب تھی پھر کسی طرح پانی حاصل کرکے نمازِ فجر ادا کی۔

امیرِ اہلِ سنّت اور نماز

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلِ سنت فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ سُنَن و مُستَحَبّات کے بھی بڑے پابند ہیں بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ کی فرض نماز چھوٹ جائے؟ آپ نماز کے معاملے میں بے حد حسّاس ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میری زندگی میں کبھی کوئی نماز قضا ہوئی ہو بلکہ آپ بیرونِ مُلک سفر کے لئے بھی ایسی فلائٹ کا انتخاب فرماتے ہیں جس کے دوران نماز نہ آئے کیونکہ جہاز وغیرہ میں وضو کرکے نماز ادا کرنا آسان کام نہیں۔ چند سالوں قبل آپ کا آپریشن ہوا تو اس میں بھی آپ نے ڈاکٹر سے عشا کی نماز کے بعد کا وقت لینا پسند فرمایا تاکہ آپریشن اور بے ہوشی وغیرہ کے بعد نمازِ فجر وقت میں ادا کی جاسکے۔ امیرِ اہلِ سنّت اپنی نعتیہ کتاب ”وسائلِ فردوس“ میں نماز کے بارے میں لکھتے ہیں:

پیارے آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ قلبِ شاہِ مدینہ کی راحت نماز
بھائیو! گر خُدا کی رِضا چاہئے آپ پڑھتے رہیں باجماعت نماز
جو مسلمان پانچوں نمازیں پڑھیں لے چلے گی انہیں سُوئے جنت نماز
ہوگی دنیا خراب آخرت بھی خراب بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نماز
یاخدا تجھ سے عطار کی ہے دعا مصطفٰے کی پڑھے پیاری اُمت نماز

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اے عاشقانِ امیرِ اہلِ سنّت! ہمیں بھی چاہئے کہ فرض نماز کی ادائیگی میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں بلکہ پانچوں نمازیں باجماعت پہلی صف میں ادا کریں۔ عاشقِ مدینہ کا اِسی سفرِ حج سے واپسی پر نماز کی پابندی کے حوالے سے ایک اور واقعہ پڑھئے جس میں آپ نے نہ صرف اپنی نماز کی حفاظت کی بلکہ اپنے ساتھ کئی حجاجِ کرام کو بھی گاڑی سے اُتر کر نمازِ فجر پڑھنے کی ترغیب دلائی۔ واقعہ پڑھئے اور 72 نیک اعمال کے رسالے میں نیک عمل نمبر 3 ”کیا آج آپ نے گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟“ پر عمل کرنے کی نیت فرمالیجئے۔

مکۂ پاک سے دوبارہ مدینہ شریف واپسی

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو　　کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِس مبارک شعر کا گویا حقیقی فیضان، حج کی قبولیت پانے اور کعبے کے کعبے کے دیدار کے لئے عاشقِ مدینہ مَناسکِ حج ادا کرکے ایک بار پھر سُوئے مدینہ روانہ ہوئے تو آپ کئی حجاجِ کرام کے ساتھ مدینۂ پاک جانے والے ایک ٹرک میں سوار ہوگئے، سفر شروع ہونے سے قبل ہی آپ نے ڈرائیور سے راستے میں مناسب جگہ پر فجر کی نماز پڑھنے کے لئے گاڑی روکنے کی تاکید کردی تھی۔ رات کا وقت تھا، سفر شروع ہوا تو بیٹھے بیٹھے آنکھ لگ گئی۔ دیر بعد آنکھ کُھلی تو ٹرک صحرائے عرب میں مدینۂ پاک کی جانب بڑھ رہا تھا، امیرِ اہلِ سنّت کو آسمان پر کچھ سفیدی سی نظر آئی تو لگا کہ فجر کا وقت ہوگیا ہے، آپ نے ”صلوٰۃ صلوٰۃ“ یعنی نماز نماز کی صدائیں بُلند کرنا شروع کیں اور ساتھ ہی زور زور سے ٹرک کی سائیڈ پر ہاتھ مارا، ڈرائیور نے ٹرک

www.dawateislami.net

روکا۔ سب لوگ اُترے۔ وہ واقعی صحرائے عرب تھا۔ ہر طرف خاموشی دور دور تک پانی کا نام و نشان نہ تھا۔ آپ کے پاس آبِ زم زم شریف کی بوتل تھی، ماشاءَ اللہُ الکریم! اُس وقت بھی آپ کی شرعی مسائل وغیرہ کے حوالے سے کیسی معلومات تھیں کہ آپ نے حاجیوں سے فرمایا: میرے پاس آبِ زم زم ہے اس لیے میں تیمم نہیں کر سکتا[1]۔ ہاں جو پانی پر قُدرت نہیں رکھتا وہ تیمم کر لے۔ (فتاویٰ تاتارخانیہ، 1/234) اللہ پاک اور اس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فضل و کرم سے فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد ایک بار پھر آپ کا سفرِ مدینہ شروع ہو گیا اور اَلحمدُ لِلّٰہ! بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں اَب آپ "حاجی" بن کر حاضر ہوئے۔ وسائلِ بخشش میں ہے:

سرکار پھر مدینے میں عطّاؔر آ گیا — پھر آپ کا گدا شہِ اَبرار آ گیا
عاصی پہ کیجئے کرم اے شافعِ اُمم — عطّاؔر مغفِرت کا طلب گار آ گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

(بقیہ اگلی قسط میں۔۔۔)

[1] ... فتاویٰ رضویہ میں ہے: ہمارے ائمۂ کرام کے نزدیک زَم زَم شریف سے وُضو و غسل بِلا کراہت جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 2/452 ملخصًا)

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

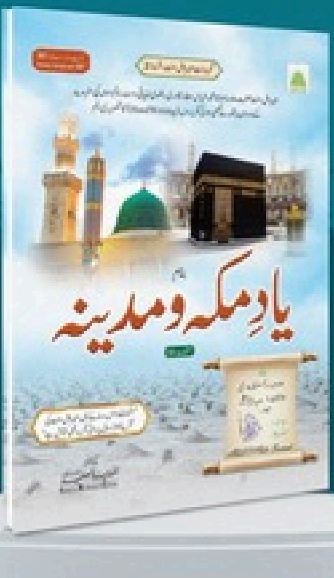

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net